10257 ـ ٹيشو پيپر كے ساتھ استنجاء پر اكتفا كرنے كا جواز

سوال

جى ہاں مجھے معلوم ہے قضائے حاجت كا صحيح طريقہ يہ ہے كہ بيٹھ كر قضائے حاجت اور پيشاب كيا جائے، ليكن ميرے ايك دوست نے مجھے كہا كہ اس كے خيال ميں ہميں قضائے حاجت كے بعد دبر كو پانى كے ساتھ دھونا چاہيے نہ كہ صرف ٹشو پيپر كے ساتھ.
قضائے حاجت كے بعد ميں دبر صاف كرنے كے ليے ٹشو پيپر كے علاوہ كوئى اور چيز استعمال نہيں كرتا اور بعد ميں ہاتھ دھو ليتا ہوں، تو كيا كوئى ايسا اسلامى حكم ملتا ہے جس ميں ہميں دبر صاف كرنے كے ليے پانى استعمال كرنا لازم ہو ؟
مجھے اميد ہے كہ ايسا كوئى حكم نہيں ہوگا، كيونكہ يہ معاملہ مشكل ہے اور يہ پريشانى ڈسٹرب كرنے كا باعث ہے، ميں ہر بار پانى استعمال كرنے كى كوشش كرتا ہوں ليكن ميرے ارد گرد جگہ ميں پانى گر جاتا ہے. ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مؤمن شخص پر اللہ تعالى اور اس كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم كا حكم ماننا اور اس كے سامنے سر تسليم خم كرنا واجب ہے، چاہے وہ حكم اس كى خواہش اور ذہن كے خلاف بھى جاتا ہو.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور كسى بھى مؤمن مرد اور عورت كو اللہ تعالى اور اس كے رسول (صلى اللہ عليہ وسلم) كے فيصلہ كے بعد اپنے كسى امر كا كوئى اختيار باقى نہيں رہتا، اور جو كوئى بھى اللہ تعالى اور اس كے رسول كى نافرمانى كريگا وہ واضح اور كھلى گمراہى ميں جا پڑا الاحزاب (36).

اور ايك دوسرے مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

ايمان والوں كا قول تو يہ ہے كہ جب انہيں اس ليے بلايا جاتا ہے كہ اللہ اور كا رسول ان ميں فيصلہ كردے تو وہ كہتے ہيں ہم نے سنا اور مان ليا يہى لوگ كامياب ہونے والے ہيں، اور جو بھى اللہ تعالى اور اس كے رسول كى

فرمانبرداری کرے اور اللہ تعالی کا خوف رکھے اور اس کے عذابوں سے ڈرتے رہیں یہی نجات پانے والے ہیں النور (51 ـ 52).

اور جب مومن شخص اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تسلیم کرتے ہوئےاس کے سامنے سر تسلیم خم کر دے تو اس راستے میں جو بھی مشقت آئیگی اس کو اس کا اجروثواب حاصل ہوگا، اسی لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا تھا:

" تیرا اجر تیرے خرچ کرنے اور تیری تھکاوت کے مطابق ہوگا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1787) صحیح مسلم حدیث نمبر (1211).

رہا اس مسئلہ کا حکم تو وہ درج ذیل ہے:

قضائے حاجت کے بعد نجاست صاف کرنے کے لیے پانی کا استعمال واجب نہیں، بلکہ یہ نجاست پتھر اور مٹی کے ڈھیلے یا ٹشو پیپر وغیرہ وہ اشیاء جن سے نجاست زائل ہو سکے استعمال کر کے بھی زائل کرنی جائز ہے اور اس کی دلیل مسند احمد کی درج ذیل حدیث ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے تو وہ اپنے ساتھ تین پتھر لے کر جائے، اور ان سے صفائی کرے یہ اس کے لیے کافی ہے "

مسند احمد حدیث نمبر (23627) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل (44) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ نے اجماع نقل کیا ہے کہ صرف پتھروں پر ہی اکتفا کرنا جائز ہے، اور یہ کہ پانی کا استعمال واجب نہیں.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (1 / 208).

پتھر یا ٹشو پیپر پر اکتفا کرنے کے جواز کے باوجود پانی استعمال کرنا افضل اور بہتر ہے، اس کی دلیل صحیح بخاری اور صحیح بخاری کی درج ذیل حدیث ہے:

انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے جاتے تو میں اور ایك میرا جیسا بچہ پانی کا برتن اٹھا کر لے جاتے جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم استنجاء فرماتے "

اداوۃ چمڑے کے برتن کو کہتے ہیں.

صحیح بخاری حدیث نمبر (150) صحیح مسلم حدیث نمبر (271)

امام ترمذی رحمہ اللہ نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کیا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کو کہا:

" تم اپنے خاوندوں کو کہو کہ وہ پانی سے استنجاء کیا کریں، میں ان سے شرماتی ہوں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیا کرتے تھے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (19) امام نووی رحمہ اللہ نے المجموع (2 / 101) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

امام ترمذی رحمہ اللہ اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں:

اہل علم کے ہاں اسی پر عمل ہے، ان کا اختیار یہی ہے کہ اگرچہ پتھروں کے ساتھ استنجاء کرنا کافی اور جائز ہے، لیکن ان کے ہاں پانی کے ساتھ ہی استنجاء کرنا افضل اور بہتر ہے . اھـ

اور اگر ٹشو پیپر استعمال کر کے پانی استعمال کیا جائے یعنی دونوں ہی کام کیے جائیں تو یہ اکمل اورافضل اور سب سے بہتر اور نور علی نور ہے، لہذا پہلے ٹشو پیپر استعمال کریں اور بعد میں پانی.

دیکھیں: المجموع للنوی (2 / 100).

واللہ اعلم اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .